بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L 5254

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۶۹

فی پرچہ ۲ آنے

یوم:- بدھ ۲۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۳

جلد ۴۳/۸ | ۲۶ ہجرت ۱۳۳۳ ہش * ۲۶ مئی سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب اپنے پیارے امام کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۲ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

”کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ پیٹ میں درد تو نہیں مگر اپھارہ اب بھی کچھ ہے“

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۵ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کی طبیعت بہت مضمحل رہتی ہے۔ نبض کی تیزی کا بھی عارضہ ہے۔ اعصابی تکلیف بھی ہے۔ اور کچھ حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مراکش میں سبکدوش ہونے والے فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل کے حفاظتی دستہ پر بم

بم کے پھٹنے سے دس مراکشی سپاہی اور دس شہری زخمی

کاسا بلانکا ۲۵ مئی۔ آج مراکش میں فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل کے حفاظتی دستہ پر دستی بم پھینکا گیا۔ جس سے بیس آدمی زخمی ہو گئے۔ موجودہ فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ جس شخص نے بم پھینکا وہ قریب کے ایک باغ میں چھپا ہوا تھا۔ بم سے دس مراکشی سپاہی اور دس شہری زخمی ہوئے۔ جن میں پانچ عورتیں بھی شامل ہیں۔

مرکزی کابینہ اور فضل الحق کے درمیان تیسری بات چیت

کراچی ۲۵ مئی۔ آج کراچی میں مرکزی کابینہ اور مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر فضل الحق کے درمیان پھر بات چیت ہوئی۔ یہ بات چیت ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ مرکزی کابینہ اور مسٹر فضل الحق کے درمیان یہ تیسری باضابطہ بات چیت تھی۔

ہند چینی کی جنگی صورت حال

ہنوئی ۲۵ مئی۔ ہند چینی میں فرانسیسی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ ویت منہ نے وہ فوج واپس بلا لی ہے۔ جو شمالی لاؤس میں فرانسیسی چوکیوں پر حملہ کر رہی تھی۔ لیکن دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں ہنوئی سے پینتالیس میل جنوب میں ایک فرانسیسی چوکی پر ویت منہ نے زبردست حملہ کر دیا ہے۔ اور کل ڈین بین فو سے ایک سو اکتالیس زخمی سپاہی نکالے گئے۔ ان میں چار فرانسیسی فوجی افسر بھی ہیں۔ فرانسیسی فوج کے جنرل سٹاف کے افسر اعلیٰ جو ہند چینی کی جنگی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے ہند چینی آئے ہوئے تھے۔ کل پیرس واپس پہونچ گئے۔

عراق اور پاکستان کے درمیان ویزا کی پابندی ختم کر دی جائیگی

بغداد ۲۵ مئی۔ بغداد سے خبر آئی ہے۔ کہ آج حکومت عراق نے حکومت پاکستان کی یہ تجویز مان لی کہ دونوں حکومتوں کے درمیان ویزا کی پابندی ختم کر دی جائے۔ پچھلے دنوں دونوں حکومتوں نے ایک باہمی سمجھوتہ کے تحت ویزا کی فیس میں کمی کر دی تھی۔

لاہور کا موسم

لاہور ۲۵ مئی۔ آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۰.۶ اور کم سے کم درجہ حرارت ۷۹.۵ رہا۔

سوئٹزرلینڈ میں ٹیلیویژن پر مبلغ اسلام مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کا انٹرویو

آپ نے قرآن مجید کے جرمن ترجمہ کا نسخہ پیش کیا اور اس کی بعض آیات پڑھ کر سنائیں

زیورچ ۲۵ مئی۔ گذشتہ رات سوئٹزرلینڈ میں مسلم مشن کے مبلغ انچارج مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کا سوئس ٹیلی ویژن پر ایک انٹرویو نشر ہوا۔ اس پروگرام میں جو سوئٹزرلینڈ کی ٹیلی ویژن تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام تھا۔ شیخ ناصر احمد صاحب نے قرآن مجید کے جرمن ترجمہ کا نسخہ پیش کیا۔ آپ نے قرآن مجید کی بعض آیات بھی پڑھ کر سنائیں (پاکستان ٹائمز ۲۵ مئی سنہ ۱۹۵۴ء)

یاد رہے قرآن مجید کا جرمن زبان میں یہ ترجمہ حال ہی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں انگریزی ڈچ اور سواحیلی زبان میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جا چکے ہیں نیز متعدد دیگر یورپین اور ایشیائی زبانوں میں بھی ترجمے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ جنہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے عنقریب شائع کیا جائے گا۔

امریکی محکمہ خارجہ اور محکمہ دفاع کا کانگرس سے مطالبہ

واشنگٹن ۲۵ مئی۔ امریکی محکمہ خارجہ اور محکمہ دفاع نے کانگرس سے کہا ہے کہ انہیں اختیار دیا جائے کہ جنوب مشرقی ایشیا کی مدد کے لئے جو رقم منظور کی گئی ہے۔ وہ اسے جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ یاد رہے کہ حکام نے جنوب مشرقی ایشیا کے لئے ۸۰ ارب ڈالر کی امداد کی سفارش کی ہے۔

پندرہ مصری افسروں پر حکومت کا تختہ الٹنے کا الزام

قاہرہ ۲۵ مئی۔ پندرہ مصری افسروں پر مصری حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کرنے کا الزام باضابطہ طور پر عائد کیا جائیگا ان افسروں کے نام اور الزامات آج ایک سرکاری اعلان میں شائع کئے جائیں گے۔

کل پاکستان مسلم لیگ کنونشن جولائی میں ہوگی

کراچی ۲۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کی کل پاکستان کنونشن جولائی کے آخر میں منعقد ہوگی۔ اس کنونشن کا مقصد مسلم لیگ کی نئے سرے سے تنظیم کرنے اور ملک میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے تجاویز سوچنا ہے۔ کل پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوگا۔ جس میں کنونشن کے پروگرام اور تاریخ مقرر کرنے پر غور کیا جائے گا۔

عراق میں عام انتخابات

چھ امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے

بغداد ۲۵ مئی۔ عراق کے ایوان نمائندگان کے لئے چھ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ ایوان کے ممبروں کا انتخاب اگلے ماہ منعقد ہو رہا ہے۔ ایک سو پینتیس نشستوں کے لئے پانچ سو سے زیادہ کاغذات نامزدگی داخل کئے جا چکے ہیں گذشتہ ماہ کی اکتیس تاریخ کو شاہ فیصل نے عام انتخابات کرانے کے لئے ایوان نمائندگان کو توڑ دیا تھا۔

جنوبی کوریا کا امریکہ اور اقوام متحدہ پر الزام

پوسان ۲۵ مئی۔ جنوبی کوریا کی حکومت نے کہا ہے کہ کوریا کی تعمیر نو کے لئے امریکہ اور اقوام متحدہ کے نئے جو پروگرام بنایا تھا وہ بالکل ناکام رہا ہے۔ اس نے الزام لگایا ہے۔ کہ اقوام متحدہ اور امریکہ نے اس سلسلہ میں کاغذی منصوبوں کے سوا اور کوئی ٹھوس کام نہیں کیا۔

مولوٹوف اور ایڈن میں ملاقات

جنیوا ۲۵ مئی۔ آج جنیوا میں روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے ملاقات کی۔ ہند چینی کے متعلق نو فریقوں کے خفیہ اجلاس سے چند گھنٹے پہلے یہ ملاقات ہوئی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان میں اعتکاف

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ
الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ
اِعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ بَعْدَہٗ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو وفات دے دی۔ پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی بیویاں اعتکاف کرتیں:۔

رمضان المبارک اور جھوٹ

رمضان المبارک کے روزوں کی غرض یہ ہے۔ کہ تا تقویٰ شعار پیدا ہو۔ اور انسان رذائل کی زندگی سے نجات حاصل کرکے اعلےٰ اور پاکیزہ زندگی میں وقت گذارے۔ اور خدا کا حقیقی بندہ بنے۔ حدیث شریف میں ہے۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للّٰہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (مشکوٰۃ) کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ اور جھوٹی کارروائیوں سے باز نہیں آتا۔ خدا تعالےٰ کو ایسے شخص کے بھوکا۔ پیاسا رکھنے سے کوئی سروکار اور حاجت نہیں ہے اس حدیث سے واضح ہے کہ روزہ کی غرض وغایت کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت ہی یہ تھی کہ دین کو زندہ کریں۔ اسلئے حضورؑ کو ہر وقت یہی خیال تھا۔ کہ حضور کی جماعت جھوٹ ایسی رذائل کی زندگی سے مجتنب رہے۔ اور پاکیزگی اختیار کریں۔ ذیل میں حضورؑ کی خواہش ملاحظہ ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش "میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے۔ کہ کبھی وہ بھی دن ہو۔ کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں۔ جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا۔ اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا۔ کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے۔ اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جا پڑیں گے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں۔" (حیات احمد ...)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ رمضان المبارک کے مقصد کو حاصل کریں۔ اور حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق جھوٹ۔ تکبر وغیرہ رذائل کی زندگی سے الگ رہیں۔ (ناظر تعلیم وتربیت)

اعلان

بمطالبہ محمد الدین دوکاندار گوکھووال نور محمد نواب شاہ سندھ از فرزند علی صاحب چک ۳۳ ج ب سر شمیر رود ضلع لائلپور مبلغ -/۵۰۰ روپے کی ڈگری بحق محمد الدین صاحب بخلاف فرزند علی صاحب ۲۰ اپریل ۱۹۵۴ء کو دی گئی ہے اور یہ کہ یہ رقم اکتوبر ۱۹۵۴ء تک ادا کی جاوے۔ میعاد اپیل ایک ماہ مقرر کی گئی ہے فریقین مطلع رہیں۔ (ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میری بڑی بچی عزیزہ عزیز النساء قریباً دو ماہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے (خاکسار:۔ فضل حق ملک پیر الٰہی بخش کالونی کراچی)

۲۔ میرا لڑکا بارک اللہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ وعاجلہ عنایت فرمائے۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری ذہنی تکالیف بھی دور فرمائے (خاکسار:۔ نیاز احمد دودہ ضلع سرگودھا)

۳۔ میرا لڑکا عزیزم ظہور احمد شاہ اپنی ملازمت کی تبدیلی کی کوشش میں ہے۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالےٰ کامیابی عطا فرمادیں۔ عزیزم مقبول احمد شاہ کی امتحان میں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۳۳ ج ب پنڈ

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وفدیہ رمضان وغیرہ

از مورخہ ۳ ۵/۵۴ تا مورخہ ۱۸ ۵/۵۴

(۲)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ربوہ)

(۲۶) حضرت ام ناصر احمد صاحب حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۲۰۔۰۔۰
(کچھ اپنے طور پر ربوہ میں ادا کر دیا ہے)

(۲۷) برکت بی بی صاحبہ آف تلونڈی جھنگلاں معرفت ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ 〃 ۴۔۰۔۰

(۲۸) جے پی میر صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالباری صاحب نعیم معرفت میر ابراہیم صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر پسرور۔ ضلع سیالکوٹ (افطاری برائے درویشاں) ۵۔۰۔۰

(۲۹) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب میڈیکل کالج کراچی (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۵۔۰۔۰

(۳۰) بیگم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۵۔۰۔۰
(کچھ اپنے طور پر ربوہ میں ادا کر دیا ہے)

(۳۱) ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی ایم بی بی ایس میرپور خاص سندھ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۲۵۔۰۔۰

(۳۲) چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن معہ اہلیہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان) چیک نیشنل بنک کراچی ۱۰۰۔۰۔۰

(۳۳) شیخ محمد عبداللہ صاحب کلاتھ مرچنٹ لائل پور (امداد درویشاں) ۵۰۔۰۔۰

(۳۴) عبدالباسط خانصاحب فلپس الیکٹرک کمپنی لاہور 〃 ۱۰۔۰۔۰

(۳۵) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (زکوٰۃ جو بیت المال میں جمع کرائی گئی) ۵۰۔۰۔۰

(۳۶) بیگم صاحبہ چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد سندھ منجانب والدہ صاحبہ مرحوم چوہدری غلام حسن صاحب (افطاری برائے درویشاں) ۵۰۔۰۔۰

(۳۷) مرزا صالح علی صاحب بنی سررود سندھ (امداد درویشاں) ۷۰۔۰۔۰

(۳۸) صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ۲۶ مال روڈ لاہور (صدقہ) ۱۵۔۰۔۰

(۳۹) ظہور الدین صاحب بٹ وکیل گوجرخان (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۰۔۰۔۰

(۴۰) شیخ عبدالرشید صاحب سٹرما شکار پور سندھ (امداد درویشاں) ۱۰۔۰۔۰

(۴۱) حمیدہ عارفہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ منجانب اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب کوئٹہ (فدیہ رمضان) ۲۰۔۰۔۰

(۴۲) 〃 〃 〃 اہلیہ صاحبہ فلائٹ سارجنٹ عبدالقدیر صاحب کوئٹہ 〃 ۲۰۔۰۔۰

(۴۳) خواجہ محمد عبداللہ صاحب دوکاندار بھیرہ ضلع سرگودھا (امداد درویشاں) ۲۔۰۔۰

(۴۴) ماسٹر عبدالقیوم صاحب عبدالستار روڈ کوئٹہ 〃 ۲۔۴۔۰

(۴۵) ثناء اللہ خانصاحب ایم۔اے کرشن نگر لاہور (چیک نیشنل بنک لاہور فدیہ خود واہلیہ صاحبہ خود) ۶۰۔۰۔۰

(۴۶) 〃 〃 〃 〃 (نذرانہ حضرت صاحب بموقعہ عید) ۲۰۔۰۔۰

(۴۷) عبدالسمیع صاحب بھٹی کنری سندھ (امداد درویشاں) ۱۰۔۰۔۰

(۴۸) اے۔آر نگہت صاحبہ بنت ماسٹر خیر الدین صاحب پورن نگر سیالکوٹ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۳۰۔۰۔۰

(۴۹) عبدالکریم خانصاحب سول سیکرٹریٹ لاہور 〃 〃 ۱۵۔۰۔۰

(۵۰) 〃 〃 از طرف والدہ صاحبہ خود واہلیہ حکیم عبدالعزیز صاحب فیروزپوری (امداد درویشاں) ۵۔۰۔۰

(۵۱) حمیدہ عارفہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ از طرف حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ (رمضان برائے درویشاں) ۲۰۔۰۔۰

(۵۲) خواجہ عبدالرحیم صاحب بکس نمبر ۲۴۴ کراچی (امداد درویشاں) ۱۰۔۰۔۰

(۵۳) حکیم عزیز دین صاحب بواسطہ مولوی نور محمد صاحب پنشنر اور سیر علی پور گھلواں (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۰۔۰۔۰

(۵۴) نصرت بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالستار صاحب 〃 〃 〃 〃 ۱۵۔۰۔۰

(۵۵) جنت خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی نور محمد صاحب پنشنر اور سیر علی پور گھلواں (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۰۔۰۔۰

(۵۶) مولوی نور محمد صاحب پنشنر اور سیر علی پور گھلواں خود 〃 ۱۰۔۰۔۰

(۵۷) 〃 〃 〃 از جماعت احمدیہ علی پور گھلواں (صدقہ حضرت صاحب وامداد درویشاں) ۹۔۰۔۰

(۵۸) اہلیہ صاحبہ ملک محمود احمد خانصاحب گوجرانوالہ حال حلقہ گوجر سنگھ لاہور (فدیہ رمضان) ۱۵۔۰۔۰

(۵۹) ملک محمود احمد خانصاحب گوجرانوالہ 〃 ۲۰۔۰۔۰
(انہوں نے غرباء کے لئے ۷½ گز کپڑا بھی دیا ہے)

(۶۰) چوہدری عنایت اللہ صاحب بی۔ایس سی بذریعہ بہادر خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا (امداد درویشاں) ۵۔۰۔۰

(۶۱) صالحہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب 〃 〃 〃 ۵۔۰۔۰

(۶۲) صبیحہ بیگم صاحبہ بنت بہادر خانصاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا 〃 ۱۔۰۔۰

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۶ ہجرت ۱۳۳۳ ہش
215

بری ذہنیت ہی فسادات کی جڑ ہے

اس وقت پاکستان میں بہی خواہان ملک وقوم حالیہ فسادات کے متعلق جو مشرقی پاکستان میں پاکستان کے عوام شہریوں کے درمیان ہوئے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے بھائیوں نے ہی بھائیوں کے گلے فن لذت کے ساتھ کاٹنے روا سمجھے ہیں۔ یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں تک کو نہیں چھوڑا گیا بہت فکرمند نظر آتے ہیں۔ اور سوچ رہے ہیں۔ کہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات کے رونما ہونے کو روکنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

چنانچہ مشرقی پاکستان میں یوم امن بھی منایا گیا ہے۔ اور عوام وخواص سے پُرامن رہنے کی اپیلیں دردناک اور مؤثر طریقوں سے کی گئی ہیں۔ اخبارات اور لیڈروں نے ایسے فسادات کی مذمت میں بیان جاری کئے ہیں اور ان کے انسداد کی تدابیر بھی بتائی ہیں۔ اور جہاں بعض ابن الوقت لیڈروں نے فسادات کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالنے اور اپنے تئیں پاک دامن ثابت کرنے کی کوشش کی ہیں۔ وہاں بعض نیک نیت اور ملک وقوم کے بہی خواہوں نے عوامی ذہنیت کی خرابیوں کی طرف توجہ دلا کر انہیں باہم بھائیوں کی طرح امن وامان سے رہنے سہنے اور اس کے فوائد بھی ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے۔

اس ضمن میں مذہب خاصکر اسلامی اخوت ومحبت کے جذبات کو بھی اپیل کی گئی ہے۔ اور بعض لوگوں نے اسلامی اصولوں کو پیش کرکے کہ خود اسلام کا نام ہی امن وسلامتی پر دلالت کرتا ہے۔ عوام کو امن وامان سے بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرنے کی بھی تلقین کی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ملک وقوم کا ہر سچا بہی خواہ دل سے چاہتا ہے کہ ہمارا ملک جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ یہاں اسلامی اصولوں کے مطابق لوگوں کو زندگی بسر کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور آپس میں سر پھٹول، ہاتھا پائی اور ہنگامہ آرائی کرکے فتنہ وفساد سے ملک کی فضا کو گندہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ آئین پسندی کو اپنا شعار بنا کر ملک وقوم کی ترقی کے لئے کوشش میں مصروف رہنا چاہیئے۔

پچھلے سال جب پنجاب میں بظاہر مذہبی بناء پر عوام کے جذبات کو مشتعل کرکے فسادات برپا کئے گئے تھے۔ تو اس کے بعد مخالفین ملک وقوم نے تواتر اس رائے کا اظہار کیا تھا۔ کہ مذہبی تفرقہ اندازی اور تعصب کی وجہ سے ہی دنیا میں فسادات ہوتے ہیں۔ اس لئے نعوذ باللہ مذہب فتنہ وفساد کی جڑ ہے۔ یہ پروپیگنڈا دراصل تو ان لوگوں کی طرف سے کیا گیا تھا۔ جو الحادی رجحانات رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ سمجھدار طبقہ کے سامنے پنجاب کے فسادات کا تلخ تجربہ ابھی تازہ تھا۔ اس لئے وہ بھی ان لوگوں کا ہمنوا ہو گیا تھا۔ مگر مشرقی بنگال کے حالیہ فسادات سے یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ بری ذہنیت ہی دراصل فسادات کی جڑ ہے۔ مذہب کو اس سے دور کا بھی تعلق واسطہ نہیں البتہ بعض ایسی بری ذہنیت کے لوگ مذہب کو آڑ بنا کر عوام کے جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور انہیں مشتعل کرکے ملک میں آگ لگا دیتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ مشرقی بنگال کے حالیہ فسادات مذہب کے نام پر برپا نہیں ہوئے بلکہ ان کی وجوہات کچھ اور ہی ہیں۔ جن کی تفصیل تو تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے ہی واضح ہوگی۔ لیکن اتنی بات اب بھی واضح ہے۔ کہ کم از کم مذہب کو ان فسادات سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس سے ثابت ہے کہ انسان کی جنگجویانہ فطرت کے لئے کوئی وجہ نزاع بہانہ بن سکتی ہے۔ حتیٰ کہ مذہب جیسی پاکیزہ چیز کو بھی فتنہ وفساد کا ذریعہ بنا لیتا ہے۔

دنیاوی تنازعات کی وجہ سے اور اور مذہبی تنازعات کی وجہ سے جو فتنہ وفساد برپا ہوتے ہیں۔ بلحاظ اپنی مفسدانہ نوعیت یکساں طور پر قابل ملامت ومذمت ہیں۔ اور اس لئے کہ مذہبی بناء پر جو فسادات کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ان کے مقاصد بلند اور پاکیزہ ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ کم قابل ملامت ہیں صحیح خیال نہیں ہے۔ جیسا کہ ایک لوکل معاصر نے اپنے اداریہ میں کہا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیادار لوگ جو دنیا کی ذرا ذرا سی بات پر باہم الجھنے لگتے ہیں اور خون خرابہ تک نوبت پہونچا دیتے ہیں۔ چونکہ ان کی ذہنیت ہی دنیاوی ہو چکی ہوتی ہے۔ اور اس لحاظ سے پست ہوتی ہے۔ اگر وہ فتنہ وفساد برپا کرتے ہیں۔ تو ان کی ذمہ دار ان کی پست ذہنیت اور جہالت سمجھی جا سکتی ہے۔ مگر جو تنازعات مذہبی بناء پر ہوتے ہیں۔ وہ اسی وجہ سے کہ مذہب ایک پاکیزہ چیز ہے۔ اس کے مقاصد عالی ہیں۔ اور مذہب کے دعویدار جو فسادات کرواتے ہیں۔ انہیں زیادہ آئین پسند اور امن کا حامی ہونا چاہیئے۔ ان کے پاکیزہ مذہبی مقاصد کو فتنہ وفساد کی روک بننا چاہیئے۔ نہ کہ اسے برپا کرنے کی انگیخت

محض دنیاوی حرص وآز کی وجہ سے جو لوگ فتنہ وفساد برپا کرتے ہیں۔ ان سے تو اس کے سوا اور کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ ان کے مقاصد محدود اور پست ہوتے ہیں۔ اور وہ فتنہ وفساد سے اپنے پست ورذیل مقاصد کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ مذہب کے نام پر فتنہ وفساد برپا کرتے یا کراتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے آپ کو ذہنیت کے لحاظ سے اول الذکر لوگوں کی صفوں میں کھڑا کرتے ہیں۔ بلکہ وہ خود مذہب کو سخت ضرر ونقصان پہنچاتے ہیں۔ اور دنیا میں عالی مقاصد اور پاکیزہ نصب العین کو ذلیل ورسوا کرنے کا بھی باعث بنتے ہیں۔ ایک رذیل آدمی جس کا نصب العین ہی پلید اور رذیل ہے۔ اگر کوئی رذیل کام کرتا ہے تو نظرانداز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک پاکیزہ نصب العین کا دعویدار جب وہی رذیل کام کرتا ہے۔ تو وہ نہ صرف عوام کو دھوکہ دیتا ہے۔ بلکہ خود اس پاکیزہ اور بلند نصب العین کی ذلت کا باعث بنتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض مذہب کے دعویداروں نے جب وہی کام کئے جو دنیاداروں نے کئے۔ تو لوگوں نے مذہب ہی کو ایک برائی بیان کرنا شروع کر دیا۔ حالانکہ مذہب دنیا میں عدل وانصاف اور امن وامان کی روح قائم کرنے کے لئے اللہ تعالے نے نازل فرمایا ہے۔ وہ دنیا میں ایسی فضا قائم کرنا چاہتا ہے کہ دنیا کے شہری ایسے ہو جائیں کہ

لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

گویا تمام دنیا صبغۃ اللہ میں رنگ جائے۔ کوئی کسی کو آزار نہ پہونچائے۔ اس لئے جو لوگ ایسے پاکیزہ مقاصد اور بلند نصب العین کا دعوےٰ رکھتے ہوئے اس دنیا کو جہنم زار بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے کیا گذرا انسان کون ہو سکتا ہے۔ اس پر تو اللہ تعالےٰ کی حجت قائم ہو چکی ہے۔ ایک نادان کو تو اللہ تعالےٰ بھی رعایت دیتا ہے۔ لیکن جو لوگ دیدہ ودانستہ دین کے تقاضوں کو خوب سمجھتے ہوئے ایسے وسیع افعال کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جن کے نادان لوگ بوجہ نادانی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تو وہ جس نے فرمایا ہے کہ ہم ہر ایک کو سزا اس کی شہادت سے کر دیں گے۔ اور کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں کی جائے گی۔ کیا ان لوگوں کو اس وجہ سے کہ وہ جانتے بوجھتے ایسے افعال کے مرتکب ہوئے نادانوں کے مقابلہ میں کم سزا دے گا؟ یا اس سے بہت زیادہ؟

جو آنے والے ہوتے ہیں وہ آ ہی جاتے ہیں

واعظ نے میکدہ کو بُرا بھی کہا تو کیا
جو آنے والے ہوتے ہیں وہ آ ہی جاتے ہیں

کیا حادثات راہِ محبت میں آئیں گے
ہم جانتے ہیں آپ ہمیں کیا ستاتے ہیں

سو عیب ہم میں چھپے رہتے ہیں رات دن
پر اپنا آپ اپنی نظر سے چھپاتے ہیں

صبر آزما رہے ہیں ہمارا وہ ان دنوں
کب تک وہ آزمائیں گے ہم آزماتے ہیں

ناہید دل کے زخم سے رستا ہوا لہو
گرتا ہے خاک پر تو فرشتے اٹھاتے ہیں

- عبدالمنان ناہید -

رمضان کا آخری عشرہ۔ قبولیتِ دعا کے خاص ایام

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

نقرس کے درد کی وجہ سے میں اس قابل تو نہ تھا۔ کہ جمعہ میں شامل ہو سکوں۔ اور خطبہ پڑھوں۔ مگر چونکہ

رمضان کا آخری عشرہ

شروع ہونے والا ہے۔ اور چند ہی روز کے بعد رمضان کا مہینہ ختم ہو جائے گا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ جماعت کو ان ایام میں اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاؤں۔ دعا کا ہر انسان محتاج ہے۔ چاہے وہ دعا کو مانے یا نہ مانے۔ مگر ہر انسان کی فطرت ضرور دعا کرتی ہے۔ علاج کیا ہے۔ وہ بھی تو ایک

دعا ہی ہے

یعنی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون سے فائدہ اٹھانا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل نہیں۔ یا دعا پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ مصیبت کے وقت ان کے دل میں بھی یہ خواہش ضرور پیدا ہوتی ہے۔ کہ کاش ان کا بیمار اچھا ہو جائے۔ یا ان کی مصیبت دور ہو جائے۔ ان کی پریشانی رفع ہو۔ ان کا دشمن ناکام رہے۔ یا جس غرض کے حاصل کرنے کے لئے وہ کوشاں ہیں۔ وہ حاصل ہو سکے۔

دنیا کا کوئی انسان

ایسا نہیں جو دیانتداری سے یہ کہہ سکے۔ کہ اس کے دل میں یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ کسی دہریہ سے بھی پوچھ کر دیکھ لو۔ کہ جب اس کا کوئی رشتہ دار بیمار ہوتا ہے۔ اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔ کہ کاش وہ اچھا ہو جائے۔ چاہے وہ خدا کا بھی قائل نہ ہو۔ مگر اس کے دل میں یہ خواہش ضرور پیدا ہوتی ہے۔ کہ کاش اس کا رشتہ دار اچھا ہو جائے۔ اور اگر کوئی خدا نہیں۔ تو اس کی فطرت یہ کاش کس سے کہتی ہے۔ اور یہ خواہش کس سے کرتی ہے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ اس کی فطرت ایسے وجود کی متمنی یا قائل ہے

جو کم سے کم اس کے مریض کو اچھا کرنے پر قادر ہو۔ اسی طرح کسی دہریہ سے یا ایسے شخص سے جو کسی مقدمہ میں پھنسا ہوا ہو۔ پوچھا جائے۔ کہ اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے یا نہیں کہ کاش وہ مقدمہ جیت جائے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ ضرور ہوتی ہے۔ پس اگر کوئی خدا نہیں۔ کوئی ایسی بالا طاقت نہیں۔ تو اس خواہش کے پیدا ہونے کے کوئی معنے ہی نہیں۔

واقعات کے لحاظ سے

جو نتیجہ نکلتا ہے وہ نکل کر رہے گا۔ اور جب کوئی ہستی ان واقعات میں دخل دینے والی ہے ہی نہیں۔ تو اس خواہش کے پیدا ہونے کے کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ اس کے معنے یہی ہیں۔ کہ گو وہ شخص عقیدۃً خدا تعالیٰ کا قائل نہیں یا دعا کا قائل نہیں۔ مگر جب اس پر مصیبت آئی۔ تو اس کے دل نے یہ خواہش کی۔ کہ کاش کوئی ایسی ہستی ہوتی۔ جو میری اس تکلیف دہ حالت کو بدل سکتی۔ پس یہ خواہش یا باریک رنگ میں ایمان ہر فطرت میں داخل ہے۔ اور ہر انسان خواہ وہ دعا کو مانے یا نہ مانے دعا کرتا ضرور ہے۔ مومن تو اس طرح دعا کرتا ہے۔ کہ اے خدا فلاں بیمار کو اچھا کر دے۔ اے خدا میرے قرضوں کو دور کر دے۔ میرے مقدمہ میں مجھے کامیاب کر۔ مجھے ذلتوں سے بچا لے۔ مگر دہریہ یا ایک ایسا انسان جو دعا کا قائل نہیں۔ وہ بے شک اس طرح تو دعا نہیں کرتا۔ مگر اس کا دل بھی ضرور کہتا ہے۔ کہ کاش ایسا ہو جائے۔ یہ

بالواسطہ دعا

ہے۔ جیسے بعض متکبر لوگ دوستوں سے یہ تو نہیں کہتے۔ کہ میری فلاں ضرورت ہے۔ اسے پورا کر دیں۔ لیکن مجلس میں بیٹھے ہوئے اسی رنگ میں بات کر دیتے ہیں۔ کہ مجھے بڑی خوشی ہو گی۔ کہ اگر اس بات کے اس طرح ہو جانے کا سامان پیدا ہو سکے۔ اور اس کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ دوسرے اس بات کو سنکر اس کی ضرورت کو پورا کر دیں۔ تو ہر انسان دعاؤں کا محتاج ہے۔ مگر وہ قوم جس کی حالت ایسی ہو۔ جیسے بتیس دانتوں میں زبان کی۔ ساری دنیا جس کی مخالف ہو۔

پھر جس قوم کے مقاصد اتنے عالی ہوں۔ کہ ان کے پورا ہونے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی ہو۔ ایسی قوم تو

دعا کی بہت ہی محتاج ہے

اور آج دنیا میں ایسی قوم جماعت احمدیہ کے سوا اور کوئی نہیں۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں۔ کہ جس کے مقاصد اتنے بلند ہوں۔ جتنے ہماری جماعت کے مقاصد بلند ہیں۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں۔ جس کے راستہ میں اتنی مشکلات ہوں۔ جتنی ہمارے راستہ میں ہیں۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں۔ جو ایسی بے سروسامان ہو۔ جیسی بے سروسامان جماعت احمدیہ ہے۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں جس کے اتنے دشمن ہوں۔ جتنے جماعت احمدیہ کے ہیں۔ پس ہمیں دعاؤں کی انتہا درجہ کی ضرورت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ دعاؤں کو سننے والا نہ ہو۔ تو سو فیصدی ناکامی اور نامرادی ہمارے حصہ میں ہے۔ مگر ہم اس خدا کے ماننے والے ہیں۔ جو فرماتا ہے۔ کہ مجھ سے دعا کرو۔ میں قبول کروں گا۔ جیسے کہ فرمایا:۔

ادعونی استجب لکم

تم مجھ سے مانگو میں سنوں گا۔ وہ خدا رمضان کے مہینہ میں خصوصاً اس کے آخری عشرہ میں دعائیں سننے پر دوسرے وقتوں کی نسبت زیادہ آمادہ ہوتا ہے۔ پس ہم جن کے لئے کامیابی کا کوئی راستہ نہیں۔ اور جن کا کوئی ذریعہ اپنے مقاصد کو حل کرنے کا نہیں۔ اور جن کا کام اتنا بڑا ہے۔ کہ کسی بڑی سے بڑی حکومت اور طاقت کا کام بھی اتنا بڑا نہیں۔ ہمارے لئے تو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا وقت ہے۔

ہماری بے بسی اور کمزوری

اور بے سروسامانی کو دیکھ کر آج وہ آسمان سے اترا ہے۔ تا ہم اس سے مانگیں اور وہ ہمیں دے۔ اور اگر ہم اپنے فرض کو سمجھتے ہیں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس رمضان کے دنوں میں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اسلام اور فتوحات کے لئے اور جماعت کی اصلاحِ نفس کے لئے اور اسلام کی تعلیم پر ثابت قدم رہنے کے لئے خدا تعالیٰ کا ایسے رنگ میں دامن پکڑیں۔ کہ وہ ہمارے ہاتھوں سے اس وقت تک نہ چھوٹے جب تک کہ خدا تعالیٰ یہ نہ کہہ دے۔ کہ اے میرے بندے۔ میں نے تیری دعاؤں کو سنا اور قبول کیا۔ مشکلات زیادہ سے زیادہ بڑھتی جاتی ہیں۔ اگر آج ہمارے لئے آسمان سے نصرت نازل نہ ہو۔ رحمت نازل نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور بخشش نازل نہ ہو۔ تو دنیا میں ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو آج جذب نہیں کر سکتے۔ اگر اس کی رحمتوں کو آج جذب نہیں کر سکتے۔ تو ہمارے لئے زمین کی سطح کی نسبت قبروں کی لحدیں زیادہ اچھی ہیں۔ اور ہماری زندگیاں بے حقیقت اور بے فائدہ ہیں۔ بلکہ ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ ہمارے لئے عار اور اسلام کے لئے ننگ کا موجب ہے۔ پس آؤ ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح

گڑگڑائیں اور دعائیں کریں

کہ وہ رحیم و کریم ہستی ہماری بے بسی اور بے کسی پر رحم کرتے ہوئے ہمارے کسی عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے فضل سے۔ ہماری کسی کوشش کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے احسان سے اور محض اپنی بخشش سے ہمارے ہاتھوں سے اس مقصد کو پورا کر دے۔ جس کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اور جس کے لئے آج سے تیرہ سو سال قبل برگزیدہ ترین انسان اور نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس نے قرآن کریم نازل فرمایا تھا۔ کاش ہمیں یہ توفیق عطا ہو۔ کہ ہم اس سے دعائیں کریں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور

ہماری مشکلات کو دور فرمائے

اور ہم اپنی موتوں سے پہلے اس کے جلال کو ظاہر ہوتا ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن کریم کی حکومت کو دنیا میں قائم ہوتے ہوئے دیکھ لیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اعلان

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے امیدواران کا جو امتحان کمیشن نے مورخہ ۱۹/۵۲ کو لیا تھا۔ اس میں ۳۱ امیدوار شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے گیارہ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے نام مع حاصل کردہ نمبرات درج ذیل ہیں۔ چونکہ دو امیدواروں نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ جن کا نتیجہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ اس لئے ان کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

(۱) مولوی منور احمد صاحب مولوی فاضل پسر چوہدری مرزا خاں صاحب چک ۸۶ سی سرگودھا ۸۳/۱۴۰

(۲) رشید احمد صاحب پسر حکیم محمد شفیع صاحب جہلم ۵۷/۱۴۰

(۳) عبد القیوم صاحب شاد پسر مستری عبد العزیز صاحب محلہ دار الصدر ربوہ ۷۱/۱۴۰

(۴) لطیف احمد شاہ صاحب پسر سید طفیل محمد شاہ صاحب ربوہ ۸۴/۱۴۰

(۵) مرزا عبد الرشید صاحب واقف زندگی پسر محمد عبد اللہ صاحب درویش ۷۶/۱۴۰

(۶) قریشی محمود احمد صاحب پسر محمد صدیق صاحب محلہ دار الرحمت ربوہ ۸۲/۱۴۰

(۷) عبد الحفیظ خاں صاحب پسر مولوی عبد العزیز صاحب 〃 〃 ۹۰/۱۴۰

(۸) محمد رشید صاحب پسر اللہ دتا صاحب 〃 〃 ۹۲/۱۴۰

(۹) مولوی صدیق احمد صاحب پسر چوہدری چراغ دین صاحب باب الابواب ربوہ ۹۶/۱۴۰

(ناظر بیت المال ربوہ)

حیاتِ مسیح کے عقیدہ کے بد نتائج

(محمد شفیع اشرف)

مسلمانوں کی اس ذہنی کشمکش سے کہ ایک طرف وہ مسیح ناصری کو آسمان پر زندہ مان رہے تھے۔ اور ان کی حیات کے قائل تھے۔ اور دوسری طرف اسلام میں جس موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے لازماً انہی کی ذات کو سمجھ رہے تھے۔ اور انہی کے متعلق خیال تھا کہ وہ آسمان سے چودھویں صدی میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے تشریف لائیں گے سب سے زیادہ فائدہ ہوشیار عیسائی پادریوں نے اٹھایا۔ اور عیسائیت کے فروغ اور اس کی اشاعت کے لئے اسلام کے خلاف سب سے بڑا حربہ ان کو یہی مل گیا۔ اور دراصل یہی وہ بنیاد تھی جس پر الٰہی نوشتوں کے مطابق اسلام کو تباہ کرنے والے صلیبی فتنوں کا محل تعمیر ہونا تھا۔ عیسائی پادریوں نے اس مسئلہ کی صرف اسی جہت کو مدنظر نہ رکھا۔ کہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے بھی ہمارا نبی آنے والا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ بلکہ انہوں نے مختلف انداز سے اور ہر ممکن طریق سے اس مسئلہ کی مختلف جہتیں قائم کیں۔ اور ہر جہت سے اسلام کی صداقت بانیٔ اسلامؐ کی عظمت اور افضلیت اور اسلامی عقائد کی برتری کو چیلنج کرنے لگ پڑے اگر ایک طرف وہ یہ اعتراض کرتے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اس قابل نہیں اور آپ کی اتباع اور فیض سے کسی انسان میں یہ صلاحیت نہیں کہ وہ اصلاح کے لئے مامور ہو سکے تو دوسری طرف انہوں نے مسیح کے زندہ آسمان پر ہونے کو بھی تمام انبیاءؑ حتےٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہونے کا ثبوت ٹھہرایا۔ اور چونکہ مسلمان یہ تسلیم کر چکے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن عیسٰے ابن مریم ابھی تک آسمان پر زندہ ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں اس کی امت کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ لہٰذا عیسائیوں نے یہ کہنا بھی شروع کر دیا کہ درحقیقت "خاتم النبیین" کے حقدار بھی صرف اور صرف مسیح ہی ہیں۔ غرضکہ انہوں نے اسلام کی صداقت پر اعتراض کرنے شروع کئے۔ اور بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو ہدف طعن بنایا۔ احمدیت کا ایک شدید معاند اخبار جو حیاتِ مسیح کے بارے میں خود عیسائی پادریوں کا ہمنوا تھا۔ وہ اس حقیقت کو سمجھنے کے بعد یوں رقمطراز ہے کہ

"جن لوگوں نے اس لٹریچر پر سرسری نظر بھی ڈالی ہے جو عیسائی مشنریوں نے پیش کیا ہے۔ وہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو خصوصیت سے ہدف مطاعن ٹھہرایا گیا ہے۔"

(آزاد ۱۹ فروری ۱۹۵۲ء)

غرضکہ مختلف قسم کے حیلے اور مختلف قسم کے اعتراضات انہوں نے اس مسئلہ کو بنیاد بنا کر اسلام اور بانیٔ اسلامؐ پر کرنے شروع کر دیئے اور یوں وہ صلیبی فتنہ جس کی خبر پہلے سے دی جا چکی تھی اپنی انتہا اور عروج کو پہنچ گیا اور اس کا اثر صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح ناصری کی فضیلت یا محض عیسائیت اور اسلام کے ایک کلامی مسئلہ تک نہ رہا۔ بلکہ لاکھوں مسلمان عیسائیت کی آغوش میں جا گرے اور مجوراً ان عقائد کی بنا پر اسلام کے حامیوں کو شکست تسلیم کرنا پڑتی۔ عیسائیوں نے اس موقعہ سے خوب فائدہ اٹھایا۔ اور زر و سیم کے لالچ اور خدمت خلق کے فریب میں انہوں نے نہ صرف لاکھوں مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے عیسائیت کی حدود میں داخل کیا۔ بلکہ اپنی چرب زبانی اور طلاقت لسانی کی وجہ سے ان تمام اسلامی نقطہ ہائے نگاہ کو بھی غلط ثابت کرنے لگ گئے۔ جو اسلام میں اللہ تعالےٰ کی توحید اس کے قانون قدرت اس کی سنت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات۔ ختم نبوت۔ آپ کی روحانیت اور قوت قدسیہ قرآن شریف کی صداقت اور اسلام کی برتری کے متعلق مسلمانوں کے لٹریچر میں بیان کئے جا چکے تھے۔ یا ان کے دماغوں اور ذہنوں میں محفوظ تھے۔ چنانچہ آگے چل کر آپ کو کسی حد تک اس اجمال کی تفصیل مل جائے گی۔ کہ کس طرح اسلام کے خلاف عیسائیوں کے ہاتھ میں ایک شدید حربہ آ گیا۔ اور اس حربہ کو انہوں نے کس کس رنگ میں اسلام کے تباہ کرنے کے لئے استعمال کیا۔ اور خود انہوں نے اور اسلام کے دعوے کرنے والوں نے کس بزدلی پست ہمتی اور دنائت کا مظاہرہ کیا۔ اور ان کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور انہی صلیبی فتنوں کی رو میں بہ کر عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عیسائیوں نے ان اعتراضات کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی کمزوری سے کئی اور رنگوں میں بھی فائدہ اٹھایا۔ لاکھوں اور کروڑوں کتابیں ان لوگوں نے ان موضوعات پر شائع کیں۔ ہزاروں اور سینکڑوں مدارس اور ہسپتال اس غرض کے لئے کھلوائے اور قریہ بقریہ اور شہر بشہر جا کر پادریوں نے اور ان کی عورتوں نے یہ نعرے لگانے شروع کئے کہ دیکھو زندہ افضل ہے۔ نہ کہ مردہ۔ آؤ اور اسلام کو چھوڑ کر کہ وہ مردہ نبی کا مذہب ہے عیسائیت میں داخل ہو کر ابدی پناہ حاصل کرو۔ کہ وہ ایک زندہ نبی کا دین ہے۔ اور انہیں یہ بتانا شروع کیا۔ اور پیہم اس امر کی تلقین کی گئی کہ خود تمہارا نبی اس امر کے لئے ساری عمر تمہیں سمجھاتا رہا ہے۔ کہ "مسیح" کی اتباع کرنا اور نہیں واشگاف الفاظ میں یہ کہا گیا کہ دراصل

"حضرت محمدؐ کے نزدیک جو مذہب مقبول تھا۔ اور جو مذہب اپنی امت کی ہدایت کے لئے آپ کے نزدیک تا قیامت پسندیدہ تھا۔ وہ مذہب یہی تھا۔ کہ آپ کی امت کے وفادار یسوع مسیح کی طرف دوڑیں۔ اور اس پر اجماع کریں"

(اثبات صلیب ص۱۲۵)

بہرحال ان حالات میں عیسائی علماء نے باواز بلند یہ نعرہ لگانا شروع کیا کہ اسلام راستی اور صداقت کا مذہب نہیں۔ اس میں زندگی اور تازگی نہیں۔ صحیح اسلام بھی صرف اور صرف وہی ہے۔ جسے مسیح نے پیش کیا۔ اور دوبارہ جسے آ کر پیش کریگا۔ جو اس نے پہلی زندگی میں پیش کیا۔ اور یقیناً وہ عیسائیت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اسلام کو خیرباد کہہ کر ہمارے ساتھ آ ملیں۔ اور عیسائیت کے دامن میں پناہ لیں۔ اور اس دعوت کے ساتھ ساتھ انہوں نے دوسری طرف اسلام پر اعتراضات کی بوچھاڑ کو اور تیز تر کر دیا یہاں تک کہ خود اسلام کے ماننے والے بھی جو دراصل اسلام کی اصلی تصویر سے نا آشنا تھے اپنی کمزوری خود محسوس کرنے لگ گئے۔ اور مختلف رنگوں میں انہیں یہ اقرار کرنا پڑا کہ واقعی عیسائیت اسلام سے افضل ہے

(باقی)

ضرورت مند اصحاب متوجہ ہوں

King George V Institute of Agreculture Sakrand Sind

داخلے کے مجوزہ فارم پر درخواستیں ۳۱-۵-۵۲ تک بنام پرنسپل صاحب طلب کی گئی ہیں۔ فارم صاحب موصوف سے طلب کریں۔

شرائط۔ میٹرک۔ سندھی اور نئے سندھی کو ترجیح۔ حکومت سندھ کی طرف سے ۵۰ روپیہ ماہوار کے ۴۰ وظائف رکھے گئے ہیں۔ اور معافی فیس کی رعایت ایسے مستحقین کو دے گی۔ جو متعلقہ مختار کار کی طرف سے سندھ میں ۱۵۰ ایکڑ سے کم ملکیت اراضی کا سرٹیفیکیٹ پیش کریں۔ یا ہاری ہوں۔ (ڈاک ۱۵-۵-۵۲)

Commission for Ketermary Graduates

ویٹرنری گریجوایٹوں (M.R.C.V.S., B.V.Sc.) سے درخواستیں بنام The Director Remounts Ketermary & Farms, Quarter master Generals branch General headquarter Rawalpindi طلب کی گئی ہیں۔ فارم درخواست اور تفصیلات کے لئے مندرجہ بالا پتہ پر لکھیں (سول لاہور ۱۴-۵-۵۲) ناظر تعلیم و تربیت

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بچہ عزیز افتخار احمد مختلف عوارض سے کمزور ہو گیا ہے۔ جملہ بزرگان اور احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ ان بابرکت ایام میں عزیز کی صحت و توانائی درازیٔ عمر خادم دین ہونے کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز لاہور

احرار یہ خیال پھیلاتے رہے ہیں کہ مرکز کے بعض وزیر یا افسران کی شورش کی تائید کرتے ہیں

مرکز نے لکھا کہ جنگجویانہ یا جارحانہ فرقہ پرستی کو سختی سے دبا دیا جائے (چیف سیکرٹری)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ!

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۶) احرار کا تیسرا مطالبہ بھی ایسا معاملہ ہے۔ جس کے بارے میں مرکز کو چاہیئے۔ کہ عوام کو اپنا نظریہ بتائے۔ اگر اسے ابھی تک عزت مآب وزیر خارجہ پر اعتماد ہو (اور مجھے یقین ہے کہ اُسے یہ اعتماد ہے) تو ان کے خلاف بدگوئی کی جو مہم چل رہی ہے۔ اُسے دبانے کی غرض سے اس اعتماد کا اعلان کرنے سے مرکز کو کون روک سکتا ہے؟ اگرچہ یہ احساس باطل حق بجانب نہیں۔ تاہم عام آدمی یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ عزت مآب وزیر خارجہ کے بعض رفقاء کار اس شورش کی پشت پر ہیں۔ عام آدمی کا خیال ہے کہ ایسا نہ ہو۔ تو اس اغماض کی کوئی توجیہہ نہیں کی جا سکتی۔ جو وزیر خارجہ کی توہین کے متعلق روا رکھا جا رہا ہے۔

(۷) اگر عزت مآب وزیر اعلیٰ کو مرکزی حکومت سے خطاب کرنے کے متعلق میرا مشورہ قبول ہو تو وہ ازراہ کرم عزت مآب وزیر اعظم کے نام مناسب الفاظ میں ایک مراسلہ بھیج دیں۔ شاید عزت مآب وزیر اعلیٰ اس ساری صورت حال پر نفسیات مآب گورنر سے گفت و شنید کرنا بھی پسند کریں۔

(۸) میں اس نوٹ کو اس کارروائی کے ذکر سے بوجھل نہیں بنانا چاہتا۔ جو ہمارے پروپیگنڈے کو تیز تر کرنے کے لئے عمل میں آ رہی ہے۔ یہ پروپیگنڈہ اس غرض سے ہو رہا ہے۔ کہ ہم اپنے تصور حق کے باعث اپنا کیس ہار نہ دیں۔ اور عوام کو ان حقیقی اور درست واقعات اور اقدامات کا علم ہو جائے۔ جو احرار احمدی تنازع کو صوبے کے امن و قانون اور نظم و ضبط کے لئے خطرہ کا سرچشمہ رکھتے ہوئے اس کے خاتمے کے متعلق حکومت کی پالیسی کو زیر عمل لانے کے لئے ہو رہے ہیں۔ عزت مآب وزیر اعلیٰ کو تازہ ترین صورت حال سے زبانی اطلاعات اور دوسرے ذرائع سے باخبر رکھا جا رہا ہے۔ لیکن یہاں میں اس امر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ احرار نے بڑی ہوشیاری سے ایک چال چل کر اس مہینے کی ۱۸ تاریخ کو مختلف مذہبی تنظیموں کی ایک کنونشن مسئلہ ختم نبوت پر بحث کیلئے طلب کی ہے۔ ادھر کل میں نے ان تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی کانفرنس طلب کی ہے۔ جو اس معاملے سے تعلق رکھتے ہیں ہماری کانفرنس جو سفارشات مرتب کرے گی وہ فوراً عزت مآب وزیر اعلیٰ کی خدمت میں پیش کر دی جائیں گی۔ ۱۸ تاریخ کی کنونشن کے پیش نظر میں عزت مآب وزیر اعلیٰ سے درخواست کروں گا کہ وہ چیف سیکرٹری اور آئی جی پولیس پر اس بات پر زور دینے کی ضرورت پر غور کریں۔ کہ وہ رخصت پر جانے کا معاملہ فی الحال ملتوی کر ڈالیں۔ یہ شورش ختم ہو جائے۔ تو وہ پھر بے شک چھٹی پر چلے جائیں۔

(۹) اس سے پیشتر کہ یہ فائل سی۔ آئی۔ ڈی کے خصوصی پیغام رساں کے ہاتھ نتھیا گلی بھیجی جائے۔ چیف سیکرٹری ازراہ کرم اسے ملاحظہ فرمالیں۔"

چیف سیکرٹری کا اظہار خیال

اس پر چیف سیکرٹری کا تبصرہ حسب ذیل تھا:۔

(۱) "عزت مآب وزیر اعلیٰ ازراہ کرم چیف سیکرٹری کا نوٹ صفحہ اول سے ملاحظہ فرمالیں۔"

(۲) میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں اس کارروائی کے متعلق مرکز کی حمایت حاصل کرنے کی ضرورت جو ہم نے اسی صوبے میں امن و قانون اور نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے کی ہے۔ عام حالات میں ان سے ایسا بیان جاری کرنے کو نہیں کہا جاتا۔ کہ وہ ہماری کارروائی کی پوری تائید و حمایت کرتے ہیں لیکن اس معاملے کی نوعیت جدا ہے۔ احرار یہ خیال پھیلاتے رہے ہیں۔ کہ مرکزی حکومت یا اس کے بعض وزیر یا افسران کی شورش کی تائید و حمایت کرتے ہیں۔ سی۔ آئی۔ ڈی کی رپورٹ بتاتی ہے کہ یہ بات سرگوشی کے انداز میں شہر شہر میں کہی جا رہی ہے۔ اس لئے یہ امر ناپسندیدہ ہے۔ کہ ہم صورت حال کی رپورٹ مرکز کو بھیجیں اور پوچھیں کیا وہ اس مفہوم کا بیان جاری کرنے پر غور کر سکتی ہے۔ کہ یہ افواہ صداقت سے عاری ہے اور مرکزی حکومت اس کارروائی کی پوری طرح توثیق و تائید کرتی ہے۔ جو صوبائی حکومت کی جانب سے عمل میں آتی ہے؟

(۳) اگر عزت مآب وزیر اعلیٰ ذاتی سطح پر ایک مراسلہ عزت مآب وزیر اعظم کے نام بھیجیں تو ہمیں بہترین نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے اس معاملے میں جو کچھ کہا ہے اس کا رسمی تذکرہ بھی درست اور مناسب ہوگا۔

(۴) ہوم سیکرٹری یہ لکھنا بھول گئے ہیں۔ کہ اس معاملے میں مرکزی حکومت کی پالیسی ہم پر پہلے ہی واضح کی جا چکی ہے۔ ملاحظہ ہو نشان (M/۱-۱۵) وہ پالیسی یہ ہے۔ کہ مذہبی نزاعیں ہوشمندی کے حدود میں رہیں۔ اور اس انتہا کو نہ پہنچنے پائیں۔ جہاں امن عامہ کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ مرکز نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جنگجویانہ یا جارحانہ فرقہ پرستی کو سختی سے دبا دیا جائے۔ اسی پالیسی پر اس مراسلہ میں پھر زور دیا گیا ہے۔ جو کل موصول ہوا۔ اور جو ۱۵ .c .p کے نشان کے ساتھ اس فائل کے نیچے پڑا ہے۔ اس مراسلہ میں مرکز نے اس کارروائی پر اظہار اطمینان کیا ہے جو فرقہ وارانہ شورش کو دبانے کے لئے حکومت پنجاب حال ہی میں عمل میں لائی تھی۔ ان حالات میں مجھے ہوم سیکرٹری سے اس امر پر اتفاق نہیں ہے کہ مرکزی حکومت نے اپنی پالیسی ہم کو نہیں بتائی۔

(۵) "جہاں تک ان سوالوں کا تعلق ہے۔ کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ یا عزت مآب چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے برطرف کر دیا جائے۔ ان کے بارے میں کسی قسم کا اعلان کرنا صوبائی حکومت کا کام نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس کا فیصلہ مجلس دستور ساز کے ہاتھ میں ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ عزت مآب وزیر اعظم کو یہ مشورہ دینا نامناسب ہے۔ کہ وہ واضح طور پر اعلان کریں۔ کہ عزت مآب وزیر خارجہ کو ان کا اعتماد حاصل ہے۔ لیکن مرکزی حکومت کو لکھتے وقت ہم اس امر کا بھی ذکر کر سکتے ہیں۔ کہ دونوں مطالبات مجلس احرار کے پیش کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کے سہ گانہ مطالبات کا جزو ہیں۔

(۶) "رہا یہ سوال کہ میں اور انسپکٹر جنرل پولیس چھٹی پر جائیں یا نہ جائیں۔ اس کا فیصلہ کرنا عزت مآب وزیر اعلیٰ کا کام ہے۔ میں نے آئی۔ جی اور ہوم سیکرٹری دونوں سے اس بارے میں بات چیت کی ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ میں ساتویں تاریخ کو شوق سے رخصت کی چھٹی پر چلا جاؤں۔ تو کوئی ہرج نہیں ہوگا آئی۔ جی ۱۵ تاریخ کو چھٹی پر جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اگر صورت حال کسی طرح خراب ہو گئی۔ تو وہ چھٹی نہیں جائیں گے۔ میرا خیال ہے۔ کہ میرے چھٹی سے واپس آنے تک واقعات کوئی نازک رُخ اختیار نہیں کریں گے۔"

دولتانہ کا موقف

یہ فائل نتھیا گلی میں وزیر اعلیٰ کو ملی۔ تو انہوں نے اس میں لکھا:۔

"میں پہلے ہی تمام صوبائی حکومت کے عمل کے لئے مرکزی حکومت سے ایسی قطعی اور تغیر ناپذیر پالیسی بنوانے کے لئے قدم اٹھا رہا ہوں۔ جو احرار احمدی تنازع کے بارے میں اختیار کی جائے۔ اور جس میں وہ عمومی موقف واضح کر دیا گیا ہو۔ جو فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنے یا ختم کرنے والی تحریکوں اور شورشوں کے متعلق اختیار کیا جائے۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے کراچی میں غالباً اس مہینے کے آخر تک بہت اعلیٰ پیمانے پر ایک کانفرنس ہوگی میرا خیال ہے کہ اس دوران میں ہوم سیکرٹری کی تجویز کے برعکس مرکز کو کسی حوالہ دینے کی کوئی احتیاج نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔

ا۔ مرکزی حکومت کا تازہ ترین مراسلہ جو ۱۵ .C.P کے نشان کے تحت نیچے پڑا ہے۔

ب۔ یہ حقیقت عیاں اور سب دوسری باتوں پر حاوی ہے۔ کہ اس صوبہ میں امن و قانون اور نظم و ضبط برقرار رکھنے کے متعلق جو ہمارا بنیادی فرض ہے۔ اس کو محسوس کرنے کے لئے ہمیں کوئی مشورہ یا رہنمائی درکار نہیں۔ احرار اور احمدیوں کے متعلق ہماری عام پالیسی بالکل واضح ہے۔ صوبائی حکومت کی حیثیت سے ہمارا کسی مذہبی اختلاف نظر سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہمیں اس سے بھی بحث نہیں۔ کہ کسی خاص فرقے کا سیاسی درجہ کیا ہو نہ اس سے کوئی سروکار ہے کہ مرکزی حکومت کے بعض وزیروں میں باہمی اعتماد یا بے اعتمادی کا کیا رشتہ پایا جاتا ہے۔ ہمارا واسطہ تو

حب اطہر اعجاز۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج:۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۸/۱ مکمل کورس گیارہ تولے پورے چودہ روپے ۱۳-۱۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

نرینہ اولاد / حمل ضائع ہوجاتا ہو یا بچے فوت ہوجاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

بقیہ صفحہ (۶)

ہونے پر مجبور سمجھتے ہیں کہ ملکی قانون کو توڑا نہیں جاتا ۔ اور تمام شہریوں کی حفاظت و صیانت کا اہتمام ہو رہا ہے ۔ ہمیں اپنے آپ کو تمام دینی اور سیاسی نزاعوں سے بالکل الگ رکھنا چاہیئے اور ہر ایک کے اپنے دائرہ میں ان کا جو حسن و قبح ہے اس سے بھی علیحدہ رہنا چاہیئے ۔ اس باب میں ہم جو نشر و اشاعت بھی کریں ۔ اس میں یہ نکتہ واضح کر دینا چاہیئے ۔

" خاص طور پر میں ذیل کی باتیں کہنا چاہتا ہوں :-

(۱) جو افراد بھی تشدد پر ابھاریں ۔ ہمیں ان کا پیچھا سوت گیری سے کرنا چاہیئے ۔

(۲) فرقہ وارانہ جلسوں پر پابندی برقرار رکھنی چاہیئے ۔

(۳) مسلمانوں کے تمام فرقوں اور مکاتیب خیال کے افراد کی زود حسی کے پیش نظر مساجد میں ہر طرح کی بد خلقت سے محترز رہنا چاہیئے ۔ اس معاملے میں جو منطقی دشواریاں ہیں وہ میری نگاہ سے پنہاں نہیں ہیں ۔ لیکن صد در جہ قانونی اور اصطلاحی موقف مسئلہ کو حل کرنے کی بجائے اس کی آگ کو ہوا دے گا ۔ مزید برآں صرف مساجد میں ہونے والے جلسوں اور اجتماعوں کے شورش انگیز اثرات کو میں نظر انداز کرنے پر مائل ہوں ۔

میں محسوس کرتا ہوں کہ گو صورت حال اتنی ہی غیر یقینی رہے جتنی کہ اس وقت ہے ۔ تو آئی جی پولیس اپنی چھٹی چند روز کے لئے ملتوی کرنے پر غور کریں چیف سیکرٹری البتہ چھٹی پر چلے جائیں ۔ لیکن انہیں بھی کم سے کم مدت کے نوٹس پر کراچی سے واپس بلائے جانے کے لئے تیار رہنا ہوگا "

یہ سطور اس مرحلہ پر تھا جب شملہ ۱۹۵۳ء جولائی سے سکاؤٹ مسلم پارٹیز کونشن میں شرکت کے لئے واپس میں جمع ہوئے ۔

پتہ مطلوب ہے

نظارت ہذا کو مکرمی مرزا ... احمد صاحب کا پتہ مطلوب ہے ۔ موصوف تقسیم ملک کے وقت فیروزپور میں ریلوے ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ میں تار بابو تھے ۔ ممکن ہے اب ریٹائر ہو چکے ہوں ۔ جناب مرزا صاحب موصوف اگر اس اعلان کو ملاحظہ فرمائیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو نظارت ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں ۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء کو دی جاتی ہے ۔ احباب نوٹ فرمالیں ۔

(ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نام عہدیدار	عہدہ

جھنڈو بردانہ چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
مہر خان محمد صاحب	پریذیڈنٹ
مولوی غلام محمد صاحب	سیکرٹری تبلیغ
مہر اخاں صاحب	" تعلیم و تربیت
مولوی نور احمد صاحب	" مال
مہر راجہ خان صاحب	" امور عامہ
خان محمد صاحب	نائب پریذیڈنٹ

جھنگ شہر

نام عہدیدار	عہدہ
میاں جیون خان صاحب	پریذیڈنٹ / سیکرٹری تعلیم و تربیت
حکیم محمد زاہد صاحب	سیکرٹری مال / " امور عامہ

چھنیاں ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
سید نادر شاہ صاحب	پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال
محمد صادق صاحب	سیکرٹری تبلیغ
مستری تاج الدین صاحب	" تعلیم و تربیت
فتح محمد صاحب	" امور عامہ

چک ۱۳۵ ج ب ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
ملک محمد صاحب	پریذیڈنٹ - امین
عبد الغفار صاحب	نائب پریذیڈنٹ سیکرٹری امور عامہ - تبلیغ
میاں احمد علی صاحب ناصر	سیکرٹری مال - جنرل سیکرٹری

چک ۲۹۷ - ۴۹۴ ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
چوہدری دولت خان صاحب	پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال
مولوی عبد المنان صاحب	سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت
چوہدری علی محمد خان صاحب	" تجارت
" محمد یوسف خان صاحب	" زراعت

بستی دریام کسلانہ ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
مہر نور احمد صاحب	پریذیڈنٹ - سیکرٹری مال

پکہ (کانڈیوال) ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
چوہدری محمد شریف صاحب میراث	پریذیڈنٹ
میاں اللہ بخش صاحب درزی	سیکرٹری مال
ملک شہزادہ صاحب	" تعلیم و تربیت
چوہدری منور احمد صاحب	امین

ڈاور ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
چوہدری بشیر احمد صاحب	پریذیڈنٹ
" محمد شفیع صاحب	سیکرٹری مال
" عبد الرحیم صاحب	" تعلیم و تربیت / امام الصلوٰۃ

شورکوٹ ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
حکیم محمد سلیمان صاحب	سیکرٹری تبلیغ
"	" تعلیم و تربیت
میاں عبد الحق صاحب	" تجارت

چنیوٹ ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
شیخ محمد حسین صاحب	سیکرٹری مال
ماسٹر حسن محمد صاحب	" تبلیغ
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	" امور عامہ
چوہدری احمد علی خان صاحب	" زراعت
ماسٹر عطاء اللہ خان صاحب	" تعلیم و تربیت

گی نو ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
ماسٹر عبد العزیز صاحب	پریذیڈنٹ
ماسٹر عبد القادر خان صاحب	سیکرٹری مال
چوہدری احمد بخش صاحب	" تعلیم و تربیت
" عنایت اللہ خان صاحب	" تبلیغ

لالیاں ضلع جھنگ

نام عہدیدار	عہدہ
ڈاکٹر فضل حق صاحب	پریذیڈنٹ

نام عہدیدار	عہدہ
میاں غلام محمد صاحب	سیکرٹری مال
قاضی محمد حسین صاحب	" تعلیم و تربیت
شیخ عبد العزیز صاحب	" امور عامہ

بورے والا ضلع ملتان

نام عہدیدار	عہدہ
ماسٹر عنایت اللہ صاحب	سیکرٹری مال
ماسٹر شمس الدین صاحب	" تعلیم و تربیت

موضع حلبہ ضلع ملتان

نام عہدیدار	عہدہ
حسین شاہ صاحب	پریذیڈنٹ و امین
محمد اسمٰعیل صاحب	سیکرٹری مال / محاسب

پارکر جونیئر - ڈیوفولڈ و ۵۱ پارکر نیز شیفر اایور شارپ - بلیک برڈ وغیرہ

خریدتے اور مرمت کراتے وقت

فاؤنٹن پن ورکشاپ نیلا گنبد لاہور

کو یاد رکھیں

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے ۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا ۔ وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے جیسا کہ نماز کا تارک گنہگار ہے ۔ جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کر سکتے ۔ وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کر سکتے ہیں جو کار دینے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد ۔ دکن

سندات غلط ثابت کرنے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام

تریاق چشم (رجسٹرڈ)

خالص ممیرا اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب شدہ سائنٹفک طریق پر سال بھر میں ایک ہی مرتبہ تیار ہو سکتا ہے ۔ گذشتہ تیس برس سے بڑے بڑے ڈاکٹروں ، نامور حکیموں ، پروفیسروں ، سرکاری افسروں ، پیشہ وروں ، طالب علموں اور پبلک کے عام افراد سے اپنے سریع التاثیر اور اکسیر ہونے کی شاندار سندات حاصل کر چکا ہے ۔ ککرے خواہ کس قدر پرانے ہوں ، بہت جلد کاٹ دیتا ہے ۔ آنکھوں کی اندرونی و بیرونی سرخی کو فوراً زائل کر دیتا ہے ۔ جو مریض عجیب کی روشنی میں آنکھ نہ کھول سکتے تھے ۔ چند یوم کے استعمال سے اپنا مطالعہ شروع کرنے کے قابل بن گئے ہیں ۔ بعض نے اس کو معجزہ قرار دیا ۔ یا ۔ جو درد و اثر ہونے کے بالکل بے ضرر ہے ۔ شیر خوار بچوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے ۔ اور لطف یہ کہ کسی پرہیز کی ضرورت نہیں ۔ خلق کے پیش نظر قیمت صرف ۵ روپے فی تولہ ۔ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر :- مرزا احسان بیگ موجد تریاق چشم گڑھی شاہ دولہ صاحب گجرات پنجاب حال " حویلی منصف " چنیوٹ ضلع جھنگ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

سرکاری گزٹ میں میاں دولتانہ کے خلاف فرد جرم شائع کر دی گئی

بد انتظامی سرکاری روپے کے بے جا مصرف اور بد عنوانیوں کے الزامات

کراچی ۲۴ مئی۔ حکومت پاکستان کے غیر معمولی گزٹ میں ۸ صفحات پر مشتمل ایک مفصل فرد جرم شائع کر دی گئی ہے۔ جس میں پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ پر جان بوجھ کر بد انتظامی۔ سرکاری روپے کے ناجائز اور بے جا استعمال اور بد عنوانی کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ یہ فرد جرم جس میں مسٹر دولتانہ پر اپنے دوسالہ عہد حکومت میں ارتکابات اور فرو گذاشتوں کے کئی الزامات شامل ہیں۔ فیڈرل کورٹ کے نام ان الزامات کی تحقیقات کے لئے گورنر جنرل کے حکم نامے کا ایک حصہ ہے۔ اس حکم نامے میں کہا گیا ہے۔ کہ ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں جس کے صدر مسٹر جسٹس محمد منیر تھے۔ پیش کی جانے والی شہادتوں اور اس کی رپورٹ کے مطالعے سے اس بات کا یقین کرنے کے لئے کافی وجوہ نظر آتی ہیں۔ کہ مسٹر دولتانہ پروڈا کی دفعات کی تعریف کے مطابق بد عنوانیوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔

پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی گورنر جنرل کی طرف سے مقدمے کی پیروی کریں گے۔ ان کی مدد کے لئے بعد میں ایک اور وکیل مقرر کر دیا جائے گا۔ گزٹ میں شائع ہونے والے الزامات کے خلاصے میں کہا گیا ہے۔ کہ مسٹر دولتانہ ۱۹۵۳ء کے فسادات کے ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے جان بوجھ کر صورت حالات کو ایسی شکل اختیار کرنے دی۔ کہ لاقانونی اور رجعت پسند عناصر نے امن عامہ کو درہم برہم کر دیا۔ اور جائیدادوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ ان پر یہ الزام بھی عائد ہے۔ کہ انہوں نے امن اور قانون نافذ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ یہاں تک کہ متعدد حکام (جو امن قانون نافذ کرنے کے کام پر مامور تھے) کے فرائض کی انجام دہی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ جس کے نتیجے کے طور پر وسیع پیمانے پر فسادات شروع ہو گئے۔ جن میں متعدد اشخاص کو اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ گزٹ کے اہم اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

کہا جاتا ہے کہ مدعا علیہ ان فسادات کا ذمہ دار ہے۔ کیونکہ اس نے جان بوجھ کر وہ صورت حال پیدا کی۔ جس میں لاقانونی اور رجعت پسند عناصر نے امن عامہ کو درہم برہم کیا اور جائیداد کو کافی نقصان پہنچایا۔ خاص کر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ احمدیوں کے خلاف شورش سے امن و قانون اور نظم و ضبط کی جو صورت حال پیدا ہوئی۔ اس کے متعلق مدعا علیہ کوئی کارروائی کرنے میں ناکام رہا۔ اور بعض حالات میں پولیس اور مجسٹریٹ کے اعلیٰ ترین حکام کی ان سفارشات کو نظر انداز کر دیا۔ جن میں ان سے مداخلت کرنے کو کہا گیا تھا۔ انہوں نے ان سفارشات پر عمل کی بجائے ایسے فیصلے کئے۔ جو نظم و نسق کے نقطۂ نگاہ سے واضح طور پر ناجائز تھے۔

اختیارات کا غلط استعمال

حکام نے وقتاً فوقتاً یہ سفارشات کی تھیں کہ بعض افراد کو پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت گرفتار کر لیا جائے۔ یا تقریریں کرنے سے روک دیا جائے۔ بصورت دیگر دفعہ ۵ کے تحت ان کی حرکات و سکنات کو بعض علاقوں میں محدود کر دیا جائے۔ یا حکومت کے سرکردہ ارکان کے خلاف دشنام طرازی کرنے یا ان کے نقلی جنازے نکالنے کی بناء پر دفعہ ۱۲ کے تحت ان پر مقدمات چلائے جائیں۔ لیکن انہوں نے ان سفارشات پر عمل کرنے کی بجائے ان اختیارات کو اول تو استعمال ہی نہیں کیا۔ جو انہیں قانوناً حاصل تھے۔ اور اگر کیا تو جان بوجھ کر غلط استعمال کیا۔ اسی طرح دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت صادر ہونے والے احکام کی خلاف ورزی کے واقعات میں بڑی نرمی کا سلوک کیا گیا۔ ان واقعات کے مقدمے یا تو عدالتوں میں دائر ہی نہیں ہوئے۔ اور اگر ہوئے۔ تو انہیں قانون شکن عناصر کی رضا جوئی کے لئے واپس لے لئے گئے۔ اس سلسلے میں مسٹر دولتانہ نے سزا یافتہ مجرموں کی رہائی کے احکام صادر کئے۔ اور جن لوگوں کے خلاف مقدمات چل رہے تھے۔ وہ واپس لے لئے گئے۔ مزید برآں مجلس احرار کے ارکان اور دوسرے پیشہ ور فسادیوں اور شر انگیزوں کو کھلی چھٹی دے دی گئی۔ کہ وہ جس طرح چاہیں اپنا پراپیگنڈا کرتے رہیں۔

بعض حالات میں تعزیرات پاکستان کی دفعات ۱۵۳ ؁ اور ۲۹۵ ؁ کے تحت مقدمات چلانے کی سفارش کی گئی۔ لیکن ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ جو مدعا علیہ کے علم یقینی اور اطلاع کے مطابق احمدیوں اور ان کے رہنماؤں کے خلاف بدگوئی اور منافرت انگیزی کا پراپیگنڈا کر رہے تھے۔ مدعا علیہ نے قانونی کارروائی کرنے میں جو تساہل اور غفلت مسلسل روا رکھی۔ اس سے عوام یہ سمجھنے لگے۔ کہ احمدیوں کو ہر شخص گالیاں دے سکتا۔ اور بدنام کر سکتا ہے۔ اور ان پر حملے کر سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ احمدیوں کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ مدعا علیہ نے امن و قانون اور نظم و ضبط نافذ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اور اس سلسلے میں متعدد متعلقہ حکام کے ادائے فرض کی راہ میں رکاوٹ ڈالی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وسیع پیمانہ پر فسادات شروع ہو گئے۔ جن میں متعدد افراد کی جان گئی۔ اور جائیداد کا بڑا نقصان ہوا۔ (باقی)

لاہور ۲۵ مئی۔ میاں ہدایت اللہ پی۔ سی۔ ایس اسسٹنٹ کمشنر لاہور اور مسٹر اکرام اللہ شرر پی۔ سی۔ ایس۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رجھان (ضلع ڈیرہ غازی خاں) فوری طور پر ایک دوسرے کی جگہ لے لیں گے۔

اطالوی کوہ پیماؤں کی جماعت

بوسٹورو گلیشیئر تک پہنچ گئی

راولپنڈی ۲۵ مئی۔ اطالوی کوہ پیماؤں کی جو جماعت پچھلے دنوں گڈون آسٹن کو سر کرنے کے لئے یہاں سے روانہ ہوئی تھی وہ "بوسٹورو گلیشیئر" کے قریب اپنے بنیادی کیمپ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ کیمپ سولہ ہزار سات سو فٹ کی بلندی پر عین اسی جگہ قائم کیا گیا ہے جہاں امریکی کوہ پیماؤں نے گذشتہ سال پڑاؤ کیا تھا۔ سکردو سے بوسٹورو تک پہنچنے میں پارٹی نے ۱۶۵ میل کا فاصلہ تقریباً بیس یوم میں طے کیا۔ گذشتہ سال امریکی کوہ پیما ان کی نسبت چھ یوم پہلے اس مقام تک پہنچ گئے تھے۔ ویسے موجودہ پارٹی گذشتہ سال کی نسبت ایک ماہ قبل Base Camp تک پہنچ گئی ہے۔ کیونکہ امریکی کوہ پیما ڈاکٹر ہوسٹن کی قیادت میں ۱۹ جون کو شام کے پانچ بجے یہاں پہنچے تھے۔ امید ہے چوٹی کو سر کرنے کی اصل مہم اب ایک ہفتہ کے اندر اندر شروع ہو جائیگی۔ اور چند روز بعد وہ مزید چند ہزار فٹ کی بلندی پر اپنا دوسرا کیمپ بنا لیں گے۔ چوٹی سر کرنے سے قبل وہ Base camp سمیت دس کیمپ قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

فنی تعلیم کی مشاورتی کمیٹیاں

لاہور ۲۵ مئی۔ حال ہی میں حکومت پنجاب نے ایک فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے فنی تعلیم کی مشاورتی کمیٹیاں ہر ضلع میں بنائی جائیں گی۔ جو حکومت کو فنی تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنے کے سلسلے میں مشورہ دیں گی۔ ان کمیٹیوں کے سربراہ ضلعوں کے ڈپٹی کمشنر ہوں گے۔ اور ان میں مقامی صنعتوں۔ ملازم رکھنے والوں۔ مزدوروں اور مقامی میونسپل کمیٹیوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ ان کا مقصد مقامی صنعتی اور پیشہ وارانہ طبقوں کو کاریگروں اور ماہروں کی تربیت سے منسلک کرنا ہے۔ جو ان صنعتوں اور پیشوں میں کام کریں گے۔ اور لوگوں میں فنی تربیت تعلیم کے مسائل سے دلچسپی پیدا کرنا ہے۔

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

"الفضل" ایک ایسا روزنامہ ہے۔ جو اپنی اشاعت کے دائرہ کی وسعت کے لحاظ سے اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ یہ روزانہ زمین کے کناروں تک بسنے والے لاکھوں لوگوں تک پہنچتا ہے۔ اور ہر چھوٹے بڑے ملک میں اسکی ایجنسیاں موجود ہیں۔ لاکھوں تعلیم یافتہ لوگ اسے شروع سے آخر تک روزانہ پڑھتے ہیں۔ اور پڑھنے کے بعد اسے فائلوں میں محفوظ کر کے اپنی لائبریریوں کی زینت بناتے ہیں۔ ردی میں نہیں پھینکتے۔ یہ ایسی خصوصیات ہیں۔ جو کسی اور جریدہ کو حاصل نہیں ہیں۔

"الفضل" ایسے کثیر الاشاعت اور زمین کے کناروں تک پہنچنے والے روزنامہ میں اشتہار دینا ہر حالت میں سود مند ثابت ہوگا۔ اس لئے آپ اپنا اشتہار دیجیے۔ اور فائدہ اٹھایئے۔

نرخ بالکل مناسب اور واجبی ہیں۔ مستقل طور پر اشتہار دینے والے تاجروں کو خاص رعایت بھی دی جاتی ہے۔ خط و کتابت کے ذریعہ شرائط کا تصفیہ فرمائیں۔

خاکسار منیجر اشتہارات الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴